

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہمارا حاکم

صرف ایک یعنی اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم صرف ایک یعنی : اللہ تبارک و تعالیٰ .. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام صرف ایک یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین صرف ایک یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام صرف ایک یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام، مسلمین .. فرقہ وارانہ نام نہیں
ہمارا جیت صرف ایک یعنی : اللہ تعالیٰ سے تعلق .. دنیوی تعلقات نہیں
وہم اقتدر صرف ایک یعنی : ایمان باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق

ہیں تو ہم سے ساتھ تعاون فرمائیں۔

تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ تارہہ ناظم آباد، پاک پی کراچی ۷۴۳۰۰

جماعت المسلمین

۲
بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارا حاکم صرف ایک یعنی اللہ تعالیٰ

حاکم سے مراد وہ حاکم ہے جس کی حکومت ازل وابدی ہو، جس کی اطاعت غیر محدود و غیر مشروط ہو، جو قانون ساز ہو، جس کا قانون کامل اور غیر متبدل ہو، اطاعت کرنا جس کا حق ہو۔

اللہ تعالیٰ نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا، جیسا کہ ارشاد گرامی ہے:-
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (ذاریات - ۵۶)
میں نے جن و انس کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔

یہاں عبادت سے نماز، روزہ، ذکر یا وظیفہ مراد لیا جائے تو بڑی مشکل پیش آئے گی اس لئے کہ پھر پوری زندگی میں ان اعمال کے علاوہ دوسرے اعمال کا کرنا مقصد تخلیق کے منافی ہوگا، نہ کاروبار رہے گا، نہ کھانا پینا اور نہ شادی بیاہ۔ نتیجہ یہ نیکے کا کر نسل انسانی ختم ہو جائے گی، نہ زندگی ہوگی نہ عبادت۔ مقصد تخلیق پورا نہیں ہوگا۔

نماز، روزہ وغیرہ عبادت تو ضرور ہیں لیکن ہر حالت میں نہیں۔ مثلاً مغرب کی تین رکعت کے بجائے اگر کوئی شخص چار رکعت پڑھے تو وہ لغوی اعتبار سے تو عابد ہوگا لیکن شرعی اعتبار سے وہ اللہ تعالیٰ کا بائی قرار پائے گا۔ اس کی نماز عبادت نہیں رہے گی بلکہ بغاوت شمار ہوگی، مقصد تخلیق فوت ہو جائے گا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے نوافل پڑھتا ہے تو وہ عابد تو ضرور ہوگا لیکن شرعاً وہ اللہ تعالیٰ کا بائی کہلائے گا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص عید کے دن روزہ رکھے تو اس کا وہ روزہ عبادت نہیں ہوگا۔ اُس روزہ کو ثواب یا عبادت سمجھنے والا نہ صرف گناہ کار ہوگا بلکہ کافر ہو جائے گا۔

اس قسم کی سینکڑوں مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ غور کیجئے آخر یہ عبادتیں بغاوت کیوں

شمار ہو رہی ہیں، اگر آپ ذرا بھی غور کریں گے تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ کیونکہ یہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے مقررہ حدود کے اندر نہ کر رہیں گی جا رہیں اس لئے عبادتیں نہیں رہیں۔ ان عبادتوں میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی ہوتی ہے اس کی اطاعت سے انحراف ہوتا ہے لہذا انہیں شرعاً عبادت نہیں کہا جاسکتا۔

مندرجہ بالا وضاحت سے یہ نتیجہ نکلا کہ عبادت دراصل اطاعت کا نام ہے۔ مندرجہ ذیل آیات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ (یس - ۶۰) شیطان کی عبادت نہ کرو۔

غور فرمائیے کیا کوئی شخص شیطان کو سجدہ کرتا ہے، اس کے نام پر قربانی کرتا ہے، اس کے نام کا وظیفہ پڑھتا ہے، اس کے نام پر خیرات کرتا ہے، ہرزہ نہیں، تو بچہ آخر شیطان کی عبادت سے کیا مراد ہے۔ ظاہر ہے کہ شیطان کی عبادت سے شیطان کی اطاعت مراد ہے۔ شیطان کی اطاعت کر کے ہی لوگ کفر و شرک، فسق و فجور، عصیان و طغیان میں مبتلا ہوتے ہیں اور صراطِ مستقیم سے ہٹک جاتے ہیں، اسی لئے اس کے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَأَنِ اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ (یس - ۶۱) میری عبادت کرو یہی صراطِ مستقیم ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شیطان کی عبادت کے مقابلہ میں اپنی عبادت کا ذکر فرمایا، کیونکہ شیطان کی عبادت شیطان کی اطاعت ہے لہذا اللہ تعالیٰ کی عبادت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

مندرجہ بالا آیات و مباحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے لہذا اطاعت صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے۔ جب تک اس کی اجازت نہ ہو کسی دوسرے کی اطاعت نہیں کی جاسکتی، اگر اس کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کی اطاعت کی جائے تو یہ شرک فی الاطاعت یعنی شرک فی العبادت ہوگا اور اس شرک سے بڑا اور کون سا شرک ہوگا کہ جس شرک سے مقصد حیات ہی نہ دبالا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ (آل عمران - ۳۲) تمہارا حاکم صرف ایک ہے لہذا صرف اسی کی اطاعت کرو۔

اسی اطاعت کا دوسرا نام اسلام ہے، اسلام کے معنی ہیں ”اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری“

لہذا جو شخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا ہے، جو اطاعت الہی سے منہ موڑتا ہے وہ غیر مسلم ہے، اس نے مقصدِ حیات کو پس پشت ڈال دیا، وہ باغی ہے کہ اپنے خالق کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتا۔

اسلام ہی وہ ضابطہٴ حیات ہے جس کے مطابق ہر شخص کو اپنی زندگی گزارنی چاہیے۔ اگر زندگی کے تمام کاروبار میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت جلوہ گر ہو تو وہ تمام کاروبار عبادت ہو گا۔ نماز اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ادا کی گئی تو نماز عبادت ہے۔ روزہ اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رکھا گیا تو روزہ عبادت ہے۔ تجارت اگر اللہ تعالیٰ کے حکم مطابق کی گئی تو وہ تجارت عبادت ہے۔ اسی طرح زندگی کے تمام کام چلنا پھرنا، سونا جانا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، شادی بیاہ، لین دین، طلاق و عتاق، جنگ و جدال، بغض و عناد، محبت و مواسات وغیرہ اگر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے احکام کے مطابق کئے جائے ہیں تو وہ سب عبادت ہیں، اس طرح تمام زندگی عبادت بن جائے گی اور مقصدِ تخلیق پورا ہو جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

إِنَّكَ لَنْ تُمِثَّقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُحْزِنْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِيَّ إِهْرَ أَمَتِكَ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

تم جو خرچ بھی اللہ کو خوش کرنے کے لئے کر گئے اُس پر تمہیں ضرور ثواب دیا جائے گا یہاں تک کہ اُس نقد پر بھی تمہیں ثواب دیا جائے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں دو گئے۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے قانون پر عمل کرنے سے ہوتی ہے، اس قانون کا بننا والا خود اللہ تعالیٰ ہے جیسا کہ اس کا ارشاد گرامی ہے :-

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ (شوری - ۱۳) اللہ نے تمہارے لئے دینی قوانین بنائے۔

قانون سازی میں کوئی اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں، یہ قانون خالص اللہ تعالیٰ کا ہے، جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے :-

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ (زمر - ۳) خبردار ہو جاؤ، دین خالص اللہ کے لئے ہے۔

لہذا اس دین میں کسی کی شرکت نہیں، کسی دوسرے کو قانون ساز سمجھنا، اس کے بنائے ہوئے

ضابطوں کو دین میں شامل کرنا، اُس کے اجتماع، قیاس اور فتوے کو دینی درجہ دینا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ ارشاد باری ہے :-

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ (شوریٰ ۱۷) ان کے لئے دینی قوانین بناتے رہتے ہیں حالانکہ اللہ نے اس کی اجازت نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَا يُشْرِكْ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا (کہف - ۲۶) اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ بلا شرک و غیرے اکیلے حاکم ہے، اس کے احکام میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ ارشاد باری ہے :-

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (یوسف - ۲۰) حکم کسی کا نہ مانا جائے، سوائے اللہ کے، اللہ نے حکم دے دیا ہے کہ عبادت (یعنی اطاعت) کسی کی نہ جائے سوائے اُس کے۔

حلال و حرام کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، اللہ جل جلالہ فرماتا ہے :-

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ تَتَفَتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ (نحل - ۱۱۶) اپنی زبانوں سے یونسی نہ کہدیا کر دکہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہتان ہے (کہ بغیر اس کے حکم کے تم خود حلال و حرام کا فیصلہ کر کے اُسے اللہ کی طرف منسوب کر دو)۔

الغرض علماء کے فتووں سے نہ کوئی چیز حلال ہو سکتی ہے اور نہ کوئی چیز حرام ہو سکتی ہے۔ حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ حلال کہے۔ حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ حرام کہے۔

قاضی کے فیصلہ سے بھی نہ کوئی چیز حلال ہو سکتی ہے اور نہ کوئی چیز حرام ہو سکتی ہے۔ قاضی کا فیصلہ، فیصلہ تو ہو سکتا ہے، قانون نہیں بن سکتا۔ اگر وہ فیصلہ صحیح ہے تو فیہا اگر صحیح نہیں تو مسترد کر دیا جائے گا۔ اگر وہ غلطی سے نافذ ہو بھی گیا تو اس کا نفاذ عارضی ہو گا وہ قاضی خود بھی اسی قسم کے دوسرے مقدمہ میں اپنے گزشتہ فیصلہ کے خلاف فیصلہ کر سکتا ہے۔ دوسرا قاضی بھی اس کے فیصلہ کے خلاف فیصلہ کر سکتا ہے۔ قاضی کے فیصلہ کو ابدی قانون کی حیثیت حاصل نہیں

ہوگی، ابدی قانون صرف اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ قانون ہے، جو اس قانون کے مطابق فیصلہ کرتا ہے وہ مسلم ہے، جو اس کے خلاف فیصلہ کرتا ہے وہ مسلم نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (مائدہ - ۴۴) فیصلہ نہیں کرتے، ایسے لوگ کافر ہیں۔

صرف اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین کی پیروی کرنی چاہیے، یہی اصل توحید ہے، دوسری چیزوں کی پیروی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِن تَبْخُلُوا مَا أَنزَلَ إِلَيْكُم مِّنْ شَرِّكُمْ لَا تَتَّقُوا مِن دُونِهِ آدِلِينَ ۖ

اس قانون کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ کسی دلی کی پیروی نہ کرو۔ (اعراف - ۳)

اللہ تعالیٰ کا قانون ہی ہر معاملہ میں آخری سند ہے، کسی دوسرے کے فتوے یا رائے کو آخری سند قرار دینا شرک ہے۔ اپنی کتاب بھی اپنی اسلام کے اس عقیدہ سے متفق تھے، اس اشتراک عقیدہ کی بنیاد پر ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں دعوت اسلام دیتے ہوئے فرمایا:-

يَا هَلْ الْكِتَابُ لَنَا أَمْ لِكُلِّ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِن دُونِ اللَّهِ

اے ہاں کتاب ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے، ہم بھی مانتے ہیں اور تم بھی مانتے ہو، وہ یہ کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں اور نہ آپس میں ایک دوسرے کو اپنا رب بنائیں۔

اس اشتراک فی العقیدہ کے باوجود وہ علماء شرک میں مبتلا تھے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو اپنا رب نہ بنانے کے عقیدہ کے باوجود وہ اپنے علماء اور مشائخ کو اپنا رب بنائے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ دُرُوبًا وَأَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا

انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ کو اللہ کے علاوہ اپنا رب بنا رکھا ہے اور عیسیٰ ابن مریم کو بھی حالانکہ

اُمْرُوْا اِلَّا لِيُحْبَدُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَا
 اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝
 انہیں تو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک اللہ کی عبادت
 کریں (یعنی ایک حاکم کی اطاعت کریں) حاکم کوئی
 نہیں سوائے اللہ کے (لیکن وہ اس توحید پر قائم
 (توبہ - ۳۱)

نہیں ہے، انہوں نے علماء اور مشائخ کو حاکم بنا کر شرک کیا (اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ حاکم صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اطاعت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ آخری سند
 صرف اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، دوسرے کو اطاعت کا مستحق سمجھنا، اس کی رائے اور فتوے کو آخری سند
 قرار دینا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ یہ شرک فی العبادت ہے، اسے شرک فی الاطاعت
 بھی کہہ سکتے ہیں اور شرک فی احکام اور شرک فی التشريع بھی کہہ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہی حاکم حقیقی ہے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت دائمی اور ابدی ہے، اللہ تعالیٰ کی
 اطاعت مستقل، غیر مشروط اور لامحدود ہے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت زمان و مکان کے ساتھ متعبد
 نہیں، اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت سے دنیا و آخرت میں نفع ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی اصل اطاعت کا مستحق ہے لہذا کسی دوسرے کی اطاعت صرف اُس
 حالت میں ضروری ہے جب اُس کی اطاعت کا حکم اللہ تعالیٰ خود دے دے، اللہ تعالیٰ نے اپنے
 احکام کی بجا آوری کے لئے اپنے رسولوں کی اطاعت کو فرض قرار دیا لہذا رسولوں کی اطاعت بحکم
 الہی فرض ہے۔

جماعت المسلمین کی دعوت یہی ہے کہ ہم سب مل کر اللہ اکیلے کو حاکم مانیں۔ حاکمیت
 صرف اللہ تعالیٰ کے لئے تسلیم کریں، صرف اللہ تعالیٰ کے منزل کردہ قانون پر چلیں، اللہ تعالیٰ
 کا قانون صرف قرآن و حدیث میں محفوظ ہے، قرآن و حدیث ہی منزل من اللہ ہیں، ان ہی دو
 چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو مکمل کیا تھا، ان ہی دو چیزوں کو ہم واجب التعمیل سمجھیں،
 فرقہ وارانہ مذاہب کو بالائے طاق رکھ دیں، فرقہ بندی کو ختم کر دیں، اللہ تعالیٰ ایک ہے، اُس
 ایک کو حاکم مان کر ایک ہو جائیں۔

جماعت المسلمین کی دعوت کو قبول فرمائیے اور اس کے ساتھ تعاون فرمائیے۔